رمضان المبارک
کی عظمت وقدر

نمونۂ سلف، عارف باللہ حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

at-tazkiyah

تفصیلات

کتاب کا نام	:	رمضانُ المبارک کی عظمت وقدر
صاحبِ وعظ	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
تاریخِ وعظ	:	۱۴ رمضانُ المبارک ۱۴۴۰ھ بمطابق ۱۹ مئی ۲۰۱۹ء
مقامِ وعظ	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے
ناشر	:	دارالتزکیہ، لیسٹر، یو کے
ای میل	:	publications@at-tazkiyah.com
ویب سائٹ	:	www.at-tazkiyah.com

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

رمضانُ المبارک کی عظمت وقدر ۵

رمضانُ المبارک کی فضیلت ۵

قرآنِ مجید کے نزول کے لئے رمضانُ المبارک کا انتخاب ۶

اس بابرکت مہینے کے ہر ہر لمحے کی قدر کریں ۸

رؤیتِ ہلال کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول ۸

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم قربانی ۱۱

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں رمضان کی کس قدر اہمیت تھی ۱۱

رمضانُ المبارک کی ایک خاص نبوی دعا ۱۲

عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ ۱۲

رمضانُ المبارک میں اعتکاف کی اہمیت ۱۳

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اخیری عشرہ کا خاص اہتمام ۱۴

رمضانُ المبارک میں فرشتوں کا اعلان ۱۵

رمضان کے ہر دن میں چھ لاکھ مؤمنوں کو جہنّم سے خلاصی ۱۶

رمضانُ المبارک کے بے شمار فضائل ۱۶

ماہِ مبارک کی قدر کرو ۱۹

تراویح کے سلسلے میں اُمّت کا افسوس ناک حال ۱۹

آنکھ، کان، زبان اور دماغ کا روزہ ۲۰
رمضان کا اثر پورے سال پر پڑتا ہے ۲۱
رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن سنانے کا معمول ۲۲
قرآن کی تلاوت ترتیل اور تدبّر کے ساتھ ہونی چاہیے ۲۲
رمضانُ المبارک کے چار خصوصی کام ۲۳
رمضان میں اسلاف کا تلاوت کا معمول ۲۳
رمضانُ المبارک کے لئے چند ضروری ہدایات ۲۴
ماٰخذ ومراجع ۲۵

رمضانُ المبارک کی عظمت وقدر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْہُ فَلَا ھَادِيَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا، أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: ﴿شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡھُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ﴾ (البقرۃ:۱۸۵) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَیَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ، وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِنْ لِسَانِيْ یَفْقَھُوْا قَوْلِيْ، سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّکَ أَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ، اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا یَنْفَعُنَا. إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ، یٰٓأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَأَتْبَاعِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ.

رمضانُ المبارک کی فضیلت

اللہ تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ (البقرۃ:۱۸۵)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

رمضانُ المبارک کی فضیلت کے لئے یہی ایک بات کافی ہے کہ اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ نے اپنے کلام کو اس مبارک مہینے میں نازل فرمایا، یعنی رمضان کا مبارک مہینہ اتنی فضیلتوں والا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانُہ نے اپنے کلام کو نازل کرنے کے لئے اس کا انتخاب فرمایا، اور اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ نے رمضانُ المبارک کا انتخاب صرف نزولِ قرآن کے لئے نہیں، بلکہ زبور، تورات، انجیل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کے نزول کے لئے بھی اللہ تعالیٰ شانُہ نے اسی مبارک مہینے کا انتخاب فرمایا۔

تورات پوری کی پوری حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک ہی وقت میں نازل کی گئی، زبور حضرت داود علیہ السلام کو پوری کی پوری ایک ساتھ دے دی گئی، انجیل کا نزول بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر از اوّل تا آخر ایک ہی وقت میں ہوا، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو صحیفے نازل کئے گئے وہ بھی یک بارگی نازل کئے گئے، اور ان سب کے نزول کے لئے اللہ تعالیٰ نے رمضانُ المبارک کے مہینے کا انتخاب فرمایا۔[1] معلوم ہوا کہ یہ مہینہ شروع ہی سے بہت بابرکت ہے، بڑی قدروں والا، بڑی عظمتوں والا اور بڑی رفعتوں والا ہے۔

قرآنِ مجید کے نزول کے لئے رمضانُ المبارک کا انتخاب

قرآن کا نزول دو مرتبہ ہوا ہے، پہلی مرتبہ لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا یعنی پہلے آسمان تک، یہ قرآنِ مجید کا پہلا نزول ہے، اس کے بعد سماءِ دنیا سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ مبارک پر تیئیس (۲۳) سال میں بتدریج نازل ہوا، کبھی پوری سورت ایک ساتھ نازل ہو رہی ہے تو

[1] شعب الإيمان، باب في استحباب القراءة في الصلاة، ح(۲۰۵۳)

کبھی سورت کا بعض حصّہ، کبھی پورا رکوع نازل ہو رہا ہے تو کبھی صرف چند آیات، کبھی صرف ایک آیت نازل ہو رہی ہے تو کبھی آیت کا ایک ٹکڑا، یہ قرآنِ مجید کا دوسرا نزول ہے اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانُہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ﴾ (الشعراء: ۱۹۳)

اسے (یعنی قرآن کو) لے کر (اے پیغمبر!) آپ کے قلب پر امانت دار فرشتہ اترا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں (یعنی پیغمبروں) میں سے ہو جاؤ۔

لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر اللہ تعالیٰ شانُہٗ نے قرآنِ مجید کو رمضانُ المبارک کے مہینے میں اتارا۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ: ۱۸۵)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کو (لوحِ محفوظ سے سمائے دنیا پر) نازل کیا گیا۔

اور رمضانُ المبارک کے مبارک اوقات میں سے بھی شبِ قدر کا انتخاب کیا۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ۱)

بیشک ہم نے یہ قرآن شبِ قدر میں نازل کیا۔

اور قرآن کو جب اللہ تعالیٰ نے سماءِ دنیا سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل فرمایا تو سب سے پہلی آیتیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں وہ سورۂ علق کی ابتدائی آیات ہیں:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (العلق: ۱-۵)

آپ اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھئے جس نے (سب کچھ) پیدا کیا، انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، آپ پڑھئے اور آپ کا رب سب سے زیادہ کرم والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

یہ شروع کی آیتیں بھی رمضانُ المبارک میں اُتریں، تو ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ رمضانُ المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کو سب سے پہلی مرتبہ اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سورۂ علق کی ابتدائی آیتوں کی شکل میں نازل کیا گیا۔[1]

اس بابرکت مہینے کے ہر ہر لمحے کی قدر کریں

میرے بھائیو! عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ رمضانُ المبارک کا مہینہ اتنی قدروں والا، اتنی عظمتوں والا، اتنی رفعتوں والا، اتنی برکتوں والا اور اتنی رحمتوں والا ہے کہ اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ نے اپنے کلام کو نازل کرنے کے لئے اس مہینے کا انتخاب فرمایا، اس سے اندازہ لگائیے کہ یہ مہینہ کتنا عظیم ہوگا، کتنا رفیع المقام ہوگا، کتنا قدر و قیمت والا ہوگا، اسی وجہ سے اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے اُمّتیوں کو مختلف ارشادات سے اس مبارک مہینے کی اہمیت کی طرف متوجّہ فرمایا تاکہ وہ اس مہینے کی خوب قدر کریں، پھر اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود اپنے عمل سے بھی اپنی اُمّت کی رہنمائی فرمائی کہ یہ مہینہ نہایت قیمتی ہے اور اس کے ایک ایک لمحے کی خوب قدر کرنی چاہئے۔

رؤیتِ ہلال کے موقع پر آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا معمول

اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا معمول تھا کہ جب بھی کسی مہینے کے ہلال (پہلے چاند) کو دیکھتے تھے تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم یہ دعا پڑھتے تھے:

---

[1] التفسیر الکبیر، ۸۳/۵

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ[1]

اے اللہ! آپ اس چاند کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع کیجئے، میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو ہر مہینے کے پہلے چاند کے نظر آنے پر پڑھتے تھے، محرّم کا پہلا چاند نظر آتا تب بھی پڑھتے، صفر کا پہلا چاند نظر آتا تب بھی پڑھتے، رجب کا پہلا چاند نظر آتا تب بھی پڑھتے، شعبان کا پہلا چاند نظر آتا تب بھی پڑھتے، رمضان کا پہلا چاند نظر آتا تب بھی پڑھتے، غرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مہینے کے پہلے چاند کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اے اللہ! آپ اس چاند کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع کیجئے، میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

اور دوسری روایت سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی پڑھتے تھے:

اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

[1] المستدرك للحاكم، كتاب الأدب، ح(۷۹۷۶)

اللہ کرے یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، اللہ کرے یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، اللہ کرے یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرتبہ یہ بھی عرض کرتے:

آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ

میں اس اللہ پر ایمان لے آیا جس نے تجھے پیدا کیا، میں اس اللہ پر ایمان لے آیا جس نے تجھے پیدا کیا، میں اس اللہ پر ایمان لے آیا جس نے تجھے پیدا کیا۔

اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔[1]

تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں یہ دعائیں کیا کرتے تھے، لیکن جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تھا تو ان دعاؤں کے ساتھ ایک اور دعا کا بھی اہتمام کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ[2]

اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت پیدا فرما اور ہمیں رمضان کا مہینہ نصیب فرما۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! اب ہمیں اعمال کی خوب توفیق دے تاکہ ہمارے اعمال کی گاڑی رجب ہی سے چل پڑے، پھر شعبان میں بھی خوب برکت ہو یہاں تک کہ

---

[1] الدعوات الكبير للبيهقي، باب ما يقول إذا رأى الهلال، ح(۵۱۷)

[2] المعجم الأوسط للطبراني، ح(۳۹۳۹)

رمضانُ المبارک تک پہنچتے پہنچتے ہماری گاڑی عبادت کے highway (کی شاہ راہ) پر خوب تیزی کے ساتھ چل رہی ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم قربانی

حضراتِ علماءِ کرام اپنے بیانات میں جب جنّت کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لئے ہمارے دلوں میں بھی یہ چاہت پیدا ہوتی ہے کہ ہم اس دنیا سے اسی وقت چلے جائیں حالانکہ قرآن مجید اور احادیثِ شریفہ میں جنّت کی تمام نعمتوں کا ذکر نہیں ہے، بطورِ نمونے کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کچھ ہی نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے، اب تھوڑی دیر کے لئے سوچو کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنّت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، اور صرف جنّت ہی نہیں بلکہ جنّت کی سب سے بڑی نعمت اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ کا دیدار بھی کیا تھا، اور آپ رئیس العشّاق اور سیّد العشّاق تھے، تو آپ کو آخرت کا شوق کس درجے کا ہوگا اور آپ دنیا میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی رہنا کیسے گوارا کریں گے؟

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں رمضان کی کس قدر اہمیت تھی

ہمارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معراج کے عظیم الشان اعزاز کے بعد بارہ تیرہ سال دنیا میں رہے، کس قدر مجاہدہ کیا ہوگا؟ اللہ سے وصال کے بعد فراق، تیرہ سال تک انتظار میں رہنا کہ میں کب اللہ سے ملاقات کروں، کتنا بڑا مجاہدہ ہوگا؟ یہ مجاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمارے لئے کیا، دعوت الی اللہ، تعلیم وتعلّم اور تزکیہ کے ذریعے اُمّت کو جنّت کے راستے پر ڈالنے کے لئے کیا، تو جو ذات ہر آن ہر گھڑی اللہ سے ملنے کی مشتاق ہو، وہ رجب کے مہینے کی آمد پر اللہ کی بارگاہ میں یہ التجاء کرتی تھی کہ اے اللہ! اب تو رجب کا مہینہ شروع ہو گیا ہے اور رمضان کا مبارک مہینہ قریب آ گیا ہے اس لئے رمضان تک زندہ رکھئے تاکہ رمضان کی برکتوں کو سمیٹ سکوں۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ رمضان کا مہینہ کتنی برکتوں والا ہوگا۔

رمضانُ المبارک کی ایک خاص نبوی دعا

اور رمضان شروع ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک اور دعا کا بھی اہتمام فرماتے تھے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی سکھاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِي مِنْ رَمَضَانَ، وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِيْ، وَتَسَلَّمْهُ مِنِّيْ مُتَقَبَّلًا [1]

اے اللہ! مجھے رمضان میں صحیح سالم رکھئے، اور رمضان کو میرے لئے صحیح سالم رکھئے، اور اسے میری طرف سے قبول کیجئے۔

میرے بھائیو! دعا کے یہ الفاظ سیکھ لو اور ان کے ذریعے خوب دعا کرو، رمضان کے دوران بھی ان الفاظ کے ذریعے دعا کرتے رہو۔

اے اللہ! ہمیں صحیح سالم رکھئے، ایسا نہ ہو کہ اس مبارک مہینے میں ہم بیمار ہو جائیں اور بیماری کی وجہ سے رمضان کی برکتوں کو نہ سمیٹ سکیں یا ہم غفلت میں پڑ جائیں اور غفلت کی وجہ سے رمضان کی برکتوں سے محروم رہیں، اس لئے اے اللہ! ہمیں رمضان میں صحیح سالم رکھئے، عافیت کے ساتھ رکھئے، غفلت اور بیماری سے بچا کر رکھئے تا کہ ہم آپ کی خوب عبادت کر سکیں، اور رمضان کو بھی ہمارے لئے صحیح سالم رکھئے، ہمیں گناہوں سے خوب بچایئے تا کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے رمضان خراب نہ ہو اور اسے ہمارے حق میں مقبول بنا دیجئے۔ اس دعا کے اہتمام سے بھی پتا چلتا ہے کہ رمضانُ المبارک کا مہینہ بڑا عظیم الشان ہے۔

عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ

عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضانُ المبارک کو بڑی فضیلتوں سے نوازا ہے، اسے قرآنِ مجید کے نزول کے لئے منتخب فرمایا، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رجب میں پہنچ کر دعا کرتے

---

[1] الدعاء للطبراني، ح(۹۱۲)

تھے کہ اے اللہ! مجھے رمضان تک زندہ رکھئے اور رمضان نصیب ہو جانے پر مذکورہ دعا پڑھتے تھے، اسی طرح رمضان شروع ہونے سے پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس مبارک مہینے میں عبادت کے اہتمام کی طرف متوجّہ فرماتے تھے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا:

يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ[1]

اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو عظمتوں والا اور برکتوں والا ہے، ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

یہ رات لیلۃ القدر ہے جو بہت ہی خیر و برکت والی ہے، اس رات کو اگر کوئی عبادت میں گزار دے تو اس نے گویا ایک ہزار مہینوں یعنی تراسی (۸۳) سال چار ماہ سے زیادہ مدّت عبادت میں گزار دئے، اور یہ معلوم نہیں کہ تراسی (۸۳) سال سے کتنے مہینے یا سال زیادہ، اللہ کے اس لطف و انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس رات کو پانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

رمضانُ المبارک میں اعتکاف کی اہمیت

اسی لئے رمضانُ المبارک میں اہلُ اللہ، صلحاء اور اللہ کے برگزیدہ بندے اعتکاف کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ شبِ قدر نصیب ہو جائے، خود ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کا اہتمام فرماتے تھے، کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قضا فرمائی۔[2] اور حیاتِ مبارکہ کے آخری سال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔[3]

---

[1] شعب الإيمان، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان، ح(۳۳۳۶)

[2] صحيح البخاري، كتاب الإعتكاف، باب من أراد أن يعتكف ثم بدا له أن يخرج، ح(۲۰۴۵)

[3] صحيح البخاري، كتاب الإعتكاف، باب الإعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، ح(۲۰۴۴)

آپ ﷺ کا اخیری عشرہ کا خاص اہتمام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ[1]

رمضانُ المبارک کا جب اخیری عشرہ شروع ہوجاتا تو آپ ﷺ راتوں کو جاگتے، اور اپنی بیبیوں کو بھی جگاتے، آپ ﷺ عبادت میں خوب جدّ و جہد کرتے اور لنگی کو مضبوطی سے باندھ لیتے۔

رمضان کی اخیری دس راتوں میں آپ ﷺ کا معمول تھا کہ رات کا اکثر حصّہ جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تاکہ اللہ تعالیٰ خوب راضی ہو اور شبِ قدر بھی مل جائے، آپ ﷺ ازواجِ مطہّرات کو بھی جگاتے تھے۔

عام دنوں میں بھی آپ ﷺ تہجّد پڑھتے تھے مگر اپنی بیویوں کو نہیں جگاتے تھے، لیکن رمضانُ المبارک کے اخیری دس دنوں میں آپ ﷺ تمام ازواجِ مطہّرات کو جگانے کا اہتمام فرماتے تھے تاکہ وہ بھی عبادت میں مشغول ہوکر رمضان کی برکات سمیٹ سکیں۔

آپ ﷺ عبادت میں خوب محنت و مجاہدہ کرتے تھے اور اس کے لئے پوری طرح مستعد ہوجاتے تھے، جب کسی کے ذمّے کوئی مشکل کام لگایا جائے تو وہ اسے انجام دینے کے لئے آستین چڑھا کر، لنگی کو مضبوطی سے باندھ کر اچھی طرح مستعد ہوجاتا ہے، اسی طرح آپ ﷺ بھی رمضانُ المبارک کے اخیری دس دنوں میں پوری طرح تیار اور مستعد ہوجاتے تھے اور برابر عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

[1] صحيح مسلم، كتاب الإعتكاف، باب الإجتهاد في العشر الأواخر من رمضان، ح(۱۱۹۸)

رمضانُ المبارک میں فرشتوں کا اعلان

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اس مہینے میں اللہ کی طرف سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے:

يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ

اے خیر کو چاہنے والے! آگے بڑھ!

اے وہ شخص جو بھلائی اور خیر کی رغبت رکھتا ہے، رشد و ہدایت کو چاہتا ہے، اللہ کی معرفت اور محبت کو چاہتا ہے، اللہ کے قرب کو چاہتا ہے، اللہ کے تعلّق کو چاہتا ہے، جنّت کو چاہتا ہے، کامیابی کو چاہتا ہے، آگے بڑھ اس لئے کہ ان تمام بھلائیوں کو حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔

وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ[1]

اور اے بُرائی کے طلب گار! باز آجا!

اے وہ شخص جو شر پسند ہے، جو رمضان جیسے مبارک مہینے میں بھی بُرائی کرنے کے بارے میں سوچتا ہے، رُک جا، باز آجا، اور اس مبارک مہینے میں بُرے کاموں کو چھوڑ دے اور توبہ کر لے اس لئے کہ اگر تو اس مہینے میں بُرائی کرتا رہے گا تو تیری مغفرت نہیں ہوگی، اور جس کی اس مبارک مہینے میں مغفرت نہیں ہوتی اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے یہ بددعا کی کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جو رمضانُ المبارک کا مہینہ پائے پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے آمین فرمایا۔[2]

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ح(٦٨٨)

[2] المعجم الكبير للطبراني، ح(٣١٥)

رمضان کے ہر دن میں چھ لاکھ مؤمنوں کو جہنّم سے خلاصی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دوسری روایت میں ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کے مہینے میں ہر رات اللہ تعالیٰ شانہٗ چھ لاکھ (۶۰۰،۰۰۰) ایسے مؤمنوں کو جہنّم سے خلاصی عطا فرماتے ہیں جو جہنّم کے مستحق ہو چکے ہیں، اور رمضان کی آخری رات پورے رمضان میں جتنے لوگوں کو جہنّم سے خلاصی ملی ہے اتنے اور لوگوں کو خلاصی ملتی ہے۔[1]

رمضانُ المبارک کے اگر انتیس (۲۹) دن ہیں تو روزانہ چھ چھ لاکھ کو جہنّم سے خلاصی ملتی ہے یعنی اٹھائیس (۲۸) دن میں ایک کروڑ اور اڑسٹھ لاکھ (16.8 million) کو جہنّم سے خلاصی ملتی ہے اور انتیسویں دن مزید ایک کروڑ اور اڑسٹھ لاکھ (16.8 million) کو خلاصی ملتی ہے، اور اگر رمضانُ المبارک کے تیس (۳۰) دن ہیں تو انتیس (۲۹) دن میں ایک کروڑ اور چوہتر لاکھ (17.4 million) کو خلاصی ملتی ہے اور آخری دن افطار کے وقت مزید ایک کروڑ اور چوہتر لاکھ (17.4 million) کو خلاصی ملتی ہے، اس فضیلت کو سننے کے بعد ہر مسلمان کی یہ تمنّا ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ ہمیں رمضانُ المبارک کے پورے تیس دن عطا فرمائیں اس لئے کہ اگر ہمیں تیس دن ملتے ہیں تو جہنّم سے خلاصی پانے والوں کی تعداد میں بارہ لاکھ (1.2 million) کا اضافہ ہوجاتا ہے، ہوسکتا ہے کہ شروع والے کئی ملینوں میں ہمارا شمار نہ ہوا ہو اوران آخری بارہ لاکھ (1.2 million) میں ہمارا شمار ہوجائے۔

رمضانُ المبارک کے بے شمار فضائل

● اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ[2]

---

[1] فضائل الأوقات، باب في فضل شهر رمضان، ح(۶۹)

[2] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضائل شهر رمضان، ح(۱۰۹۱)

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضانُ المبارک میں نیک اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں جو جنّت میں لے جاتے ہیں اور بُرے اعمال جو جہنّم میں لے جاتے ہیں ان کی طرف رغبت کم کردی جاتی ہے۔

• آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضانُ المبارک میں خیر کا کام کرکے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے یعنی نفل کام کو انجام دیتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو رمضان کے علاوہ میں فرض ادا کرے، اور جو شخص اس مبارک مہینے میں کسی فرض کو ادا کرتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو رمضان کے علاوہ میں ستّر فرض ادا کرے۔[1] مطلب یہ ہے کہ جو شخص رمضانُ المبارک میں کوئی نفل کام کرتا ہے چاہے نماز ہو یا اس کے علاوہ تو اسے فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو کسی فرض کام کو بجالاتا ہے تو اسے ستّر (۷۰) فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔

• اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ

جو شخص رمضان میں کسی روزے دار کو افطار کراتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور جہنّم سے خلاصی کا ذریعہ ہوگا، اور اس کے لئے روزے دار کے ثواب کے برابر ثواب ہوگا روزے دار کے ثواب میں کچھ کمی کئے بغیر۔

---

[1] الدعوات الكبير للبيهقي، باب استحباب الإكثار من التهليل والإستغفار في شهر رمضان، (۵۳۲)

جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ ارشاد سنا تو ان کو خیال آیا ہوگا کہ افطار کرانے کا مطلب روزے دار کو کھانا کھلانا ہے، اس لئے انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے ہر شخص اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزے دار کو افطار کرائے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ کام ہم کرنا چاہتے ہیں مگر ہم میں سے ہر شخص کے پاس اتنی وسعت نہیں ہے کہ روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکے، تو جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب اللہ اس شخص کو بھی عطا کرے گا جو روزے دار کو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ سے افطار کرادے۔[1] مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کسی روزے دار کو صرف ایک گھونٹ دودھ یا ایک گھونٹ پانی یا ایک کھجور سے افطار کرادے گا تو وہ بھی مذکور ثواب کا مستحق ہوگا، یعنی اس کے گناہ معاف ہوں گے، اسے جہنّم سے خلاصی ملے گی اور روزے دار کو روزے کا جتنا ثواب ملا ہے اسے بھی اتنا ثواب ملے گا اور روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ لوگ مسجدوں میں افطار کے لئے زمزم اور کھجور کے لئے رقم دیتے ہیں انہیں بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ[2]

جو شخص روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کو میرے حوض سے ایسا مشروب پلائیں گے کہ جس کے بعد جنّت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔

---

[1] الدعوات الكبير للبيهقي، باب استحباب الإكثار من التهليل والإستغفار في شهر رمضان، (۵۳۲)

[2] الدعوات الكبير للبيهقي، باب استحباب الإكثار من التهليل والإستغفار في شهر رمضان، (۵۳۲)

ماہِ مبارک کی قدر کرو

میرے بھائیو اور میری بہنو! اس مبارک مہینے کی قدر کیجئے تا کہ یہ برکتیں اور یہ فضیلتیں نصیب ہوں۔

سحری کے لئے اُٹھنے کا بھی اہتمام کرو اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے:

تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً[1]

سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔

اور سحری میں کھجور بھی کھالیا کریں اس لئے کہ سحری میں کھجور کھانا مستحب ہے۔[2]

تراویح کے سلسلے میں اُمّت کا افسوس ناک حال

پانچ وقت کی نمازوں کا بھی اہتمام ہو، تراویح کا بھی اہتمام ہو، تراویح کی نماز ایسی مسجد میں پڑھی جائے جہاں حفّاظ ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوں، جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل کے شیخ الحدیث حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ترتیل سے یعنی ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے، اور جو ٹھہر ٹھہر کر قرآن نہیں پڑھتا وہ واجب کو چھوڑتا ہے، خود بھی گنہگار ہوتا ہے اور جو ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں۔[3]

میرے بھائیو! ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم ایسے حافظ کے پیچھے کیوں تراویح پڑھیں جو نماز میں گناہ کا کام کرتا ہے اور ہم سے بھی گناہ کا کام کرواتا ہے؟ میرے بھائیو! آج کل ہمارا مزاج ایسا بن گیا ہے کہ اللہ کا حکم کسی طرح ہمارے سروں سے اُتر جائے، ہم اپنے آپ کو

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب بركة السحور من غير ايجاب، ح(۱۹۳۳)

[2] سنن أبي داود، كتاب الصوم، باب من سمّى السحور الغداء، ح(۲۳۴۵)

[3] محمود المواعظ، ۶/۱۶۸، ۱۶۹

اطمینان دلاسکیں کہ میں نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھ لی ہے، میرے بھائیو! تراویح کی نماز صرف ایک مہینے کے لئے ہے، اگر ہم تھوڑی قربانی کرلیں تو کیا حرج ہے، مساجد کے ذمّہ داروں کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے حفّاظ مقرّر کریں جو قرآن کو ترتیل کے ساتھ صاف صاف پڑھتے ہوں، ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہوں، حفّاظ کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ آپ قرآن کو اچھی طرح پڑھئے، اپنی نماز خراب نہ کیجئے، مصلیوں کی نماز خراب نہ کیجئے، ٹھہر ٹھہر کر اطمنیان سے پڑھئے۔

اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ تراویح سے جلدی فارغ ہونے کی خواہش اس لئے نہیں ہے کہ ہماری مصروفیت بہت زیادہ ہے اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے، نہیں، ایسا نہیں ہے، دیکھا یہ جاتا ہے کہ دس (۱۰) پندرہ (۱۵) منٹ جلدی ختم ہونے والی تراویح میں شریک ہوتے ہیں پھر فارغ ہو کر ہم اس سے زیادہ وقت مسجد کے باہر گپ شپ میں خرچ کردیتے ہیں، اور اگر مسجد کے باہر نہیں تو کم سے کم گھر جا کر اتنا ہی وقت فضول کاموں میں خرچ کردیتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے سامنے قیام اور رکوع وسجود میں ہمارا دل نہیں لگتا، بہت سے لوگ دس (۱۰) منٹ بچانے کے لئے ایسی مسجد میں جاتے ہیں جو گھر سے پندرہ (۱۵) منٹ کی دوری پر ہے، اللہ ہماری حفاظت فرمائیں، ہمارا دل چونکہ نماز میں لگتا نہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ تراویح سے جلد از جلد فارغ ہو کر ان کاموں میں مشغول ہو جائیں جن میں دل لگتا ہے۔

آنکھ، کان، زبان اور دماغ کا روزہ

تو تراویح اہتمام سے اچھی طرح ادا کرو، اسی طرح کھانے پینے اور شہوت سے جس طرح ہم بچتے ہیں، اسی طرح ہمیں آنکھوں کا بھی روزہ رکھنا ہے کہ وہ گناہ نہ کریں، کانوں کا بھی روزہ رکھانا ہے کہ وہ گناہ نہ کریں، زبان کا بھی روزہ رکھنا ہے کہ وہ گناہ نہ کرے، دماغ کا

بھی روزہ رکھنا ہے کہ وہ غلط چیزوں کے بارے میں سوچنے کا گناہ نہ کرے، تمام اعضاء کا روزہ رکھنا ہے کہ کوئی عضو گناہ نہ کرے، اور لایعنی سے بھی مکمّل بچنا ہے، اسی طرح اس کا بھی پورا پورا خیال رکھنا ہے کہ سحری اور افطاری دونوں حلال رزق سے ہو اس لئے کہ حلال رزق نہیں ہوگا تو روزہ بگڑ جائے گا۔

رمضان کا اثر پورے سال پر پڑتا ہے

اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ شانُہٗ سے دعا کرو کہ اے اللہ! ہم طاعات کی، فرماں برداری کی کوشش کر رہے ہیں، آپ ہماری مدد کیجئے۔ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن پورے ہفتے پر اثر انداز ہوتا ہے، اگر کوئی شخص جمعہ کو گناہوں سے بچ کر طاعات میں خرچ کرتا ہے تو ہفتے کے باقی چھ دنوں میں گناہوں سے بچنے کی اور طاعات کی توفیق ہوگی، اور رمضانُ المبارک کا مہینہ پورے سال پر اثر انداز ہوتا ہے، اگر رمضانُ المبارک کا مہینہ طاعات میں گزرا، عبادتوں میں گزرا، گناہوں سے بچنے میں گزرا، دعاؤں میں گزرا، تو ان شاء اللہ پورا سال ان سب چیزوں کی توفیق ملتی رہے گی، اور اللہ نہ کرے، اگر رمضانُ المبارک کا مہینہ غفلتوں میں گزر گیا، گناہوں میں گزر گیا، لایعنی میں گزر گیا، غیبتوں میں گزر گیا، بدنظری میں گزر گیا، تو میرے بھائیو! اس کا اثر پورے سال پر پڑے گا اور باقی گیارہ مہینوں میں گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہوگا، فرماں برداری بہت مشکل ہوگی، طاعت بہت مشکل ہوگی۔[1]

اسی لئے ہمارے اسلاف رمضانُ المبارک کی خوب قدر کرتے تھے، بعض تو اتنا اہتمام کرتے تھے کہ رمضان سے پہلے چھ مہینوں تک دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! رمضان کا مبارک مہینہ نصیب فرما، اس کی قدر نصیب فرما، ہمیں اس میں اچھے کاموں کی توفیق عطا

[1] محمود المواعظ، ۶/۱۹۷، ۱۹۸

فرما۔ پھر رمضان آتا تھا، اسے عبادت میں گزارتے تھے، پھر اس کے بعد چھ مہینوں تک یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! رمضان میں جو کچھ ہوا اسے قبول فرما۔[1] چھ مہینے رمضان میں اچھے اچھے اعمال کی توفیق کی دعا اور چھ مہینے قبولیت کی دعا، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اسلاف کے نقشِ قدم پر چلائیں اور خوب توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن سنانے کا معمول

قرآنِ مجید کی تلاوت بھی خوب ہو، رمضان اور قرآنِ مجید کو ایک دوسرے سے خاص تعلّق ہے، جیسے کہ پہلے عرض کیا کہ قرآن اسی مہینے میں اتارا گیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضانُ المبارک میں روزانہ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور قرآن سننے سنانے میں مشغول ہوجاتے تھے۔[2] حضراتِ محدّثین فرماتے ہیں کہ قرآن کا دور رات کو اس لئے ہوتا تھا کہ وہ خاموشی کا وقت ہے، اس وقت قرآن کے مضامین میں تدبّر آسان ہوتا ہے۔[3]

قرآن کی تلاوت ترتیل اور تدبّر کے ساتھ ہونی چاہئے

علماء اور طلبہ جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سمجھنے کی صلاحیت دی ہے، انہیں بھی چاہئے کہ قرآن مجید کو تدبّر کے ساتھ پڑھیں، حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید کو تدبّر کے ساتھ پڑھنا محبتِ الٰہیہ کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔[4] تدبّر سے پڑھنے کی وجہ سے تلاوت کی کچھ مقدار اگر کم ہوجائے تو کوئی حرج نہیں، ذہن میں یہ بات رہے کہ قرآن کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرنی ہے لیکن quality (عمدگی اور حقوق

---

[1] لطائف المعارف، ص(۲۸۰)

[2] صحيح البخاري، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، ح(٦)

[3] إرشاد الساري، ۴/۴۵۳

[4] معارفِ بہلوی، ۲/۳۹۵

کی رعایت) کے ساتھ، جیسے ابھی عرض کیا گیا کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا واجب ہے، اور واجب کو ترک کرنے والا گنہگار ہوتا ہے، اس لئے قرآن کو quality (عمدگی اور حقوق کی رعایت) کے ساتھ پڑھنا ہے تاکہ ثواب ملے نہ کہ گناہ۔

رمضانُ المبارک کے چار خصوصی کام

تو قرآنِ مجید کی خوب تلاوت ہو مگر تلاوت کے حقوق کی پوری رعایت کے ساتھ، پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رمضان میں چار کاموں کی کثرت کا حکم فرمایا: کلمۂ طیبہ، استغفار، جنّت کے حصول کی دعا اور جہنّم سے بچنے کی دعا۔[1] اللہ سے خوب معافی مانگو، استغفار خوب کرو، چلتے پھرتے بھی اور دعا میں بھی اللہ سے خوب معافی مانگو، اور کلمۂ طیبہ کا خوب ورد کرو، اللہ تعالیٰ سے بار بار جنّت کا سوال کرو اور جہنّم سے پناہ مانگو، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

رمضان میں اسلاف کا تلاوت کا معمول

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رمضانُ المبارک میں دن میں ایک قرآن ختم کرتے تھے اور رات میں ایک قرآن ختم کرتے تھے، اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو رمضان کے ختم ہونے پر عید کی رات میں بھی ایک قران ختم کرتے تھے اور عید کے دن بھی ایک قرآن ختم کرتے تھے۔[2] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تہجّد میں روزانہ دس دس جزء پڑھتے تھے اور ہر تیسرے دن قرآن ختم کر لیتے تھے، اس طرح تہجّد میں آپ کے دس قرآن ختم ہوتے تھے، تراویح میں ایک قرآن ختم کرتے تھے، یہ گیارہ قرآن ہو گئے، اس کے علاوہ روزانہ افطار کے وقت ایک قرآن ختم کرتے تھے، یہ مزید تیس ہو گئے، اس طرح پورے رمضان میں کل

---

[1] الدعوات الكبير للبيهقي، باب استحباب الإكثار من التهليل والإستغفار في شهر رمضان، (۵۳۲)

[2] أخبار أبي حنيفة وأصحابه، ص۵۵، سير أعلام النبلاء، ۳۶/۱۰

اکیالیس (۴۱) قرآن ختم کرتے تھے۔[۱]

رمضانُ المبارک کے لئے چند ضروری ہدایات

قرآنِ مجید کی خوب تلاوت ہو، لایعنی سے، بُرے ماحول سے اور بُری جگہوں سے ہر حال میں دور رہا جائے، ہمارا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں اور خلوت میں گزرے، گھر میں بھی زیادہ سے زیادہ وقت خلوت میں گزرے، عورتوں اور مردوں دونوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ موبائل اور سوشل میڈیا سے رمضانُ المبارک میں تو مکمّل احتیاط کریں، بغیر ضرورت کے نہ اپنوں سے بات چیت ہو نہ پرایوں سے، اسی طرح بغیر ضرورت کے اختلاط اور ملنے جلنے سے بچا جائے، اخیری عشرہ میں عورتیں ایک دوسرے کے گھر جمع ہو کر عید کے لئے تیاریاں کرتی ہیں، یہ سب کام رمضان سے پہلے کرلو، یہ اخیری عشرہ نیکیاں سمیٹنے کا وقت ہے، شیطان اور نفس ہمیں اس قسم کے کاموں میں لگا کر محروم کرتے ہیں، اسی طرح مردوں اور عورتوں دونوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان کی راتوں میں بالخصوص اخیری عشرہ کی راتوں میں اِدھر اُدھر کھانے کے لئے جانا، تفریح کے لئے نکلنا، گپ شپ میں وقت گزارنا، shopping (خریداری) کے لئے جانا، ریڈیو (radio) کے ذریعے نشر ہونے والے پروگراموں میں مشغول رہنا، یہ سب کام رمضان میں نہیں ہونے چاہئے، ہماری ہر ممکن کوشش ہونی چاہئے کہ رمضان کا یہ مبارک مہینہ خالص اللہ کی عبادت کے لئے رہے، اللہ تعالیٰ شانُہ مجھے بھی توفیق عطا فرمائیں اور آپ سب دوستوں کو بھی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[۱] هدي الساري، ۵۳۴/۲

ماٰخذومراجع

شمار	کتاب	مصنّف/مرتّب	ناشر
۱	صحيح البخاري	الإمام البخاري	دار التأصيل، مصر
۲	صحيح مسلم	الإمام مسلم	دار التأصيل، مصر
۳	سنن أبي داود	الإمام أبو داود	مؤسّسة الريّان، بيروت
۴	سنن الترمذي	الإمام أبو عيسٰى الترمذي	دار التأصيل، مصر
۵	المستدرك للحاكم	الإمام الحاكم	دار التأصيل، مصر
۶	شعب الإيمان	الإمام البيهقي	دار الكتب العلمية، بيروت
۷	المعجم الكبير للطبراني	الإمام الطبراني	مؤسّسة الريّان، بيروت
۸	المعجم الأوسط للطبراني	الإمام الطبراني	دار الحرمين، القاهرة
۹	الدعاء للطبراني	الإمام الطبراني	دار البشائر الإسلامية
۱۰	الدعوات الكبير للبيهقي	الإمام البيهقي	غراس النشر والتوزيع، الكويت
۱۱	فضائل الأوقات	الإمام البيهقي	دار الكتب العلمية، بيروت
۱۲	التفسير الكبير	الإمام الرازي	دار الكتب العلمية، بيروت
۱۳	هدي الساري، مقدّمة فتح الباري	الحافظ ابن حجر العسقلاني	مؤسّسة الرسالة، بيروت
۱۴	إرشاد الساري	الإمام القسطلاني	دار الكتب العلمية، بيروت
۱۵	سير أعلام النبلاء	الإمام الذهبي	مؤسّسة الرسالة، بيروت
۱۶	أخبار أبي حنيفة وأصحابه	القاضي أبو عبد الله الصيمري	عالم الكتب، بيروت
۱۷	لطائف المعارف	الحافظ ابن رجب الحنبلي	المكتب الإسلامي، بيروت
۱۸	محمود المواعظ	حضرت مفتی احمد خانپوری	مکتبہ محمودیہ، ڈابھیل
۱۹	معارفِ بہلوی	حضرت مفتی سعید احمد جلالپوری	مکتبہ لدھیانوی، کراچی